

جدید بینکاری نظام میں سود اور اسلامی مالیات: فقہائے کرام کے نظریاتی رجحانات کا تحقیقی جائزہ

Abdul Qudoos

M.phil scholar Department of Islamic studies university of okara.

bgee28701@gmail.com.

Hafiz Tayyab Saleem

M.phil Islamic studies Seerah and Ijtihad

M.phil Coordinator Department of Islamic studies University of okara

tayyabsaleem79@gmail.com

خلاصہ

موجودہ دور میں سود کے مسئلے اور اسلامی مالیاتی نظام کے قیام کا سوال فقہی، اقتصادی اور معاشرتی حوالوں سے نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ قرآن مجید میں سود کو صریح طور پر حرام قرار دیا گیا ہے اور احادیث مبارکہ میں اس کی سخت مذمت آئی ہے۔ اس تحقیقی مقالے میں فقہائے کرام کے سود کے حوالے سے نظریاتی رجحانات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔ چاروں مشہور مذاہب (حنفی، مالکی، شافعی اور حنبلی) کے علاوہ معاصر فقہاء کے آراء کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے۔ اسلامی بینکاری کے جدید آلات جیسے مراہجہ، مشارکہ، مضاربہ، اجارہ اور صکوک کا جائزہ لیتے ہوئے یہ سوال بھی اٹھایا گیا ہے کہ آیا موجودہ اسلامی بینکاری مکمل طور پر شرعی اصولوں کے مطابق ہے۔

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں سود کو واضح طور پر حرام قرار دیا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا إِن كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ"

(اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو سود باقی بچا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم ایمان والے ہو) ¹

اس کے بعد کی آیت میں سود کے خلاف جنگ کا اعلان کیا گیا:

"فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ" ²

یہ حکم اسلامی شریعت کے بنیادی احکام میں سے ہے اور اس پر تمام امت کا اجماع ہے۔ لیکن آج کے پیچیدہ معاشی نظام میں جہاں بینکاری عالمی معیشت کا اہم ترین ستون بن چکا ہے، وہاں سود کے مسئلے نے نئی شکلیں اختیار کر لی ہیں۔ اس مقالے میں انہی سوالات کا جواب تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ کیا اسلامی شریعت کے مطابق کوئی متبادل مالیاتی نظام ممکن ہے۔

سود کی تعریف اور اس کی اقسام

لغوی اور اصطلاحی تعریف

"ربا" کا لفظ عربی زبان میں "زیادتی" اور "بڑھوتری" کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ ابن منظور نے "لسان العرب" میں لکھا ہے: "الرِّبَا فِي اللُّغَةِ: الزِّيَادَةُ وَالنَّمَاءُ" ³

حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سود کی تعریف ان الفاظ میں بیان فرمائی:

¹ سورۃ البقرہ، 2: 278

² سورۃ البقرہ، 2: 279

³ ابن منظور، جمال الدین محمد بن مکرم الانصاری، لسان العرب، دار المعارف، قاہرہ، 1420ھ / 2000ء، ج 2، ص 232

"كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنَفَعَةً فَهُوَ وَجْهٌ مِنْ وَجُوهِ الرَّبِّ"

ہر وہ قرض جو نفع لے کر واپس آئے وہ سود کی شکلوں میں سے ایک شکل ہے⁴۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"مَنْ أَسْلَفَ سَلْفًا فَلَا يَشْتَرِطُ أَفْضَلَ مِنْهُ وَإِنْ كَانَتْ قَبْضَةً مِنْ عَلْفٍ فَهُوَ رَبًّا"⁵

جو شخص کسی کو قرض دے تو اس سے زیادہ ادائیگی کی شرط نہ رکھے، اگر وہ ایک مٹھی چارہ بھی ہو گا تو وہ بھی سود ہو گا۔

ان تعریفوں پر امت کا اجماع نقل کرتے ہوئے حافظ ابن عبدالبر (متوفی 463ھ) لکھتے ہیں:

"وَقَدْ أَجْمَعَ الْمُسْلِمُونَ نَقْلًا عَنْ نَبِيِّهِمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ اشْتِرَاطَ الزِّيَادَةِ فِي السَّلْفِ رَبًّا وَلَوْ كَانَ قَبْضَةً مِنْ عَلْفٍ أَوْ حَبَّةً"⁶

تمام اہل اسلام نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہوئے اس بات پر اجماع کیا ہے کہ قرض کے اصل زر پر اضافہ کی شرط لگانا سود ہے خواہ وہ ایک مٹھی چارہ یا ایک دانہ ہی کیوں نہ ہو۔

اصطلاحی طور پر فقہانے ربائی مختلف تعریفیں بیان کی ہیں:

امام ابو حنیفہ کے نزدیک ربا "وہ معاوضہ ہے جو مخصوص اشیاء کے بدلے میں زیادتی کے ساتھ دی جائے"⁷۔

امام شافعی نے فرمایا: "ربا فضل خالص ہے جو معاوضے میں لیا جائے بغیر کسی عوض کے"⁸۔

امام احمد بن حنبل کے نزدیک "ربا قرض میں شرط شدہ زیادتی ہے"⁹۔

اردو میں "سود" کا لفظ فارسی سے ہے جس کا مطلب "فائدہ" اور "نفع" ہے، لیکن اصطلاحی طور پر یہ ربا کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

سود کی اقسام

فقہائے کرام نے سود کو بنیادی طور پر دو بڑی اقسام میں تقسیم کیا ہے:

ربا بالنسیۃ (سود قرض):

یہ وہ سود ہے جو قرض کی ادائیگی میں تاخیر کے بدلے میں لیا جاتا ہے۔ حدیث میں ہے:

"لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ"¹⁰۔

جدید بینکاری میں یہی قسم عام طور پر پائی جاتی ہے جب بینک قرضوں پر سود لگاتے ہیں۔

ربا الفضل (سود فضل):

یہ وہ سود ہے جو بیع معاوضہ میں زیادتی کے ساتھ ہوتا ہے، مثلاً چاول کو چاول کے بدلے میں زیادہ مقدار میں بیچنا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

⁴ البیہقی، أحمد بن الحسین، السنن الکبری، ج 5، ص 350، بہ نقل از جانب حلال، ص 544

⁵ مالک بن انس، الموطأ، حدیث 613، بہ نقل از جانب حلال، ص 544

⁶ ابن عبدالبر، یوسف بن عبداللہ، التمهید، ج 4، ص 68، بہ نقل از جانب حلال، ص 544

⁷ ابن عابدین، محمد امین شامی، رد المحتار علی الدر المختار، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1420ھ / 2000ء، ج 4، ص 344

⁸ الشافعی، محمد بن ادریس، الام، دار الوفاء، قاہرہ، 1422ھ / 2001ء، ج 3، ص 35

⁹ ابن قدامہ، عبدالرحمن بن محمد المقدسی، المغنی، دار عالم الکتاب، الریاض، 1423ھ / 2003ء، ج 4، ص 265

¹⁰ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح البخاری، دار طوق النجاة، الریاض، 1422ھ، حدیث 2174

"لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ، وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ" 11۔

فقہ کا اجماع ہے کہ ربا الفضل بھی حرام ہے 12۔

قرآن و حدیث میں سود کی حرمت کے دلائل

قرآنی دلائل

قرآن مجید میں سود کی حرمت کی آیات بتدریج نازل ہوئیں:

سورۃ الروم میں ارشاد ہے:

"وَمَا آتَيْتُمْ مِنْ رَبًّا لِيَرْبُوَ فِي أَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُو عِنْدَ اللَّهِ" 13۔

اس میں سود کو اخلاقی طور پر ناپسندیدہ قرار دیا گیا۔

مدنی دور: سورۃ النساء میں یہود کے حوالے سے فرمایا:

"وَأَخَذَهُمُ الرَّبُّ وَقَدْ نُفُوا عَنْهُ" 14

فیصلہ کن حکم: سورۃ البقرہ میں حتی حکم آیا:

"يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَذَرُوا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبَا... فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ" 15 16۔

احادیث میں سود کی مذمت

لعنت والی حدیث:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، لکھنے والے اور گواہوں پر لعنت بھیجی 17۔

اس میں سود کے تمام معاونین کو گنہگار قرار دیا گیا 18۔

سات موہقات میں شمولیت:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں سود کھانے کو شرک، جادو اور ناحق قتل کے ساتھ سات مہلک گناہوں میں شمار کیا گیا 19۔

11 مسلم، مسلم بن الحجاج النیسابوری، صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1421ھ / 2000ء، حدیث 1584

12 ابن قدامہ، المغنی، ج 4، ص 295

13 سورۃ الروم، 30:39

14 سورۃ النساء، 4:161

15 سورۃ البقرہ، 2:278-279

16 محمد شفیع دیوبندی، معارف القرآن، ادارہ معارف القرآن، کراچی، 1420ھ / 1999ء، ج 1، ص 585

17 صحیح مسلم، حدیث 1598

18 النووی، یحییٰ بن شرف، المنہاج شرح صحیح مسلم، دار احیاء التراث العربی، بیروت، 1392ھ، ج 1، ص 122

19 البخاری، صحیح البخاری، حدیث 2766

تاریخی پس منظر

قدیم اور اسلامی دور میں سود

سود کا رواج قدیم بابل، یونان اور عرب میں دورِ جاہلیت میں "ربا الجاہلیہ" کی صورت میں موجود تھا²⁰۔ اسلام نے سود کی مکمل حرمت کا اعلان کیا اور خلفائے راشدین نے اس کے خلاف سخت اقدامات کیے²¹۔

جدید بینکاری اور اسلامی بینکاری کا ارتقاء

جدید بینکاری کا نظام 15 ویں اور 16 ویں صدی میں یورپ میں تشکیل پایا جہاں اطالیہ کے شہروں فلورنس، ونیس اور جینوا میں Medici خاندان جیسے بکروں نے جدید حسابداری کے اصول متعارف کروائے۔ 17 ویں صدی میں یہ نظام مزید منظم ہوا اور 1694ء میں بینک آف انگلینڈ کا قیام اس کی سب سے اہم پیش رفت تھی۔ یہ بینک برطانیہ کی حکومت کو جنگ کے اخراجات پورے کرنے کے لیے قرض فراہم کرنے کے مقصد سے قائم کیا گیا تھا، جو بعد میں مرکزی بینک کی حیثیت اختیار کر گیا۔ 20 ویں صدی میں، خاص طور پر دوسری عالمی جنگ کے بعد، جدید بینکاری عالمی معیشت کا مرکزی ستون بن گئی اور بین الاقوامی تجارت، سرمایہ کاری اور معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرنے لگی²²۔

اس کے برعکس اسلامی بینکاری کا جدید آغاز 20 ویں صدی کے وسط میں ہوا۔ 1963ء میں مصر کے میث غمر میں ڈاکٹر احمد النجار نے دنیا کا پہلا تجربی اسلامی بینک (سود سے پاک سیونگ بینک) قائم کیا۔ 1975ء میں دبئی اسلامی بینک قائم ہوا جو پہلا مکمل کمرشل اسلامی بینک تھا۔ اسی سال اسلامی ڈیولپمنٹ بینک (IDB) جدہ میں قائم ہوا۔ پاکستان میں اسلامی بینکاری کا باقاعدہ آغاز 1983ء میں ہوا جب حکومت نے تمام بینکوں کو سود سے پاک کرنے کا عمل شروع کیا²³۔ آج اسلامی بینکاری عالمی سطح پر ہزاروں ارب ڈالر کے اثاثوں کے ساتھ ایک اہم صنعت بن چکی ہے جو نہ صرف مسلم ممالک بلکہ یورپ اور امریکہ میں بھی پھیل رہی ہے۔ جدید بینکاری اور اسلامی بینکاری دونوں معاشی ضروریات کے جواب میں ابھرے، مگر اسلامی بینکاری کا بنیادی مقصد سود کی ممانعت، خطرے کی شراکت (مضاربہ و مشارکہ) اور حقیقی معاشی سرگرمیوں سے وابستگی پر مبنی ایک شرعی متبادل نظام فراہم کرنا ہے۔

فقہائے کرام کے نظریاتی رجحانات

حنفی مذہب کا موقف

حنفی فقہاء کے نزدیک ربا وہ "فضل خالص" ہے جو قرض میں شرط کیا جائے۔ ان کے مطابق چھ اشیاء (گندم، جو، کھجور، نمک، سونا، چاندی) میں ربا جاری ہوتا ہے²⁴۔

جدید بینکاری کے بارے میں مولانا محمد شفیع دیوبندی لکھتے ہیں: "جدید زمانے کے بینکوں میں جو سود دیا جاتا ہے، وہ بالکل صریح ربا ہے"²⁵۔ شیخ نظام یقوتی بھی اسے صریح ربا قرار دیتے ہیں²⁶۔

²⁰ محمد شفیع دیوبندی، معارف القرآن، ج 1، ص 582

²¹ ابن الجوزی، عبد الرحمن بن علی، المنتظم فی تاریخ الامم والملوک، دار الکتب العربی، بیروت، 1412ھ / 1992ء، ج 4، ص 182

²² محمد نجات اللہ صدیقی، The Islamic Foundation: Banking Without Interest، لیسٹر، 1983ء، ص 35

²³ تقی عثمانی، Idara Imarat al-Shariah: An Introduction to Islamic Finance، کراچی، 2002ء، ص 65

²⁴ ابن نجیم، زین الدین بن ابراہیم المصری، البحر الرائق شرح کنز الدقائق، دار الکتب الاسلامی، قاہرہ، 1311ھ، ج 5، ص 211-213

²⁵ محمد شفیع دیوبندی، معارف القرآن، ج 1، ص 590

²⁶ نظام یقوتی، فتاویٰ یقوتی، دار البشائر الاسلامیہ، بیروت، 1421ھ / 2000ء، ج 3، ص 125

مالکی مذہب کا موقف

امام مالک کے نزدیک ربا وہ زیادتی ہے جو بغیر عوض کے معاوضے میں لی جائے۔ ان کے نزدیک ربا النسیئہ اور ربا الفضل دونوں حرام ہیں²⁷۔ معاصر مالکی فقیہ ڈاکٹر یوسف القرضاوی جدید بینکاری کے سود کو صریح ربا قرار دیتے ہوئے اسلامی بینکاری کے قیام کو ضروری سمجھتے ہیں²⁸۔ شیخ عبدالعزیز بن باز نے بھی اسے حرام قرار دیا²⁹۔

شافعی مذہب کا موقف

امام شافعی نے ربا کی تین اقسام بیان کی ہیں: ربا النسیئہ، ربا الفضل، اور دونوں کا امتزاج³⁰۔ امام نووی کے مطابق "ربا حرام ہے بالاتفاق، اور جو شخص اسے جائز سمجھے وہ کافر ہے"³¹۔ معاصر شافعی فقیہ شیخ محمد الزحیلی نے جدید بینکاری کے سود کو صریح ربا اور اس سے بچنا فرض قرار دیا ہے³²۔

حنبلی مذہب کا موقف

امام احمد بن حنبل کے نزدیک قرض میں کوئی بھی شرط شدہ زیادتی ربا ہے۔ ابن قدامہ لکھتے ہیں: "اگر کسی نے قرض دیا اور شرط کی کہ اتنی زیادتی واپس ملے گی، تو یہ ربا ہے"³³۔ معاصر حنبلی عالم شیخ صالح الفوزان بھی روایتی بینکاری کے سود کو حرام قرار دیتے ہیں³⁴۔

معاصر فقہاء کے نظریات اور اختلافی رجحانات

معاصر فقہاء میں دو بنیادی رجحانات پائے جاتے ہیں: ایک محافظ رجحان جو جدید بینکاری کے سود کو قطعی حرام اور اسلامی بینکاری کے قیام کو ناگزیر سمجھتا ہے (جیسے مفتی تقی عثمانی، ڈاکٹر نجات اللہ صدیقی)، جبکہ دوسرا اعتدال پسند رجحان موجودہ اسلامی بینکاری کو مزید شرعی اصلاح کا محتاج سمجھتا ہے (جیسے ڈاکٹر یوسف القرضاوی، ڈاکٹر عمر چیرا)۔

مفتی تقی عثمانی کا کہنا ہے: "مراہضہ، مشارکہ، مضاربہ اگر صحیح طریقے سے استعمال کیے جائیں تو شرعی طور پر جائز ہیں، لیکن اگر ان میں سود کی شکلیں چھپائی گئی ہوں تو یہ ربا ہی ہے"³⁵۔ ڈاکٹر محمد عمر چیرا اس بات پر زور دیتے ہیں کہ اسلامی بینکاری کا مقصد محض سود کا متبادل نہیں بلکہ پورے معاشی نظام کی اصلاح ہے³⁶۔ اختلافات کی بنیادی وجوہات میں جدید مالیاتی آلات کی پیچیدگی، اجتہاد کا وسیع دائرہ، اور مقاصد شریعت کی مختلف تفسیر شامل ہیں³⁷۔

اسلامی مالیاتی ادارے اور ان کے اصول

اسلامی بینکاری کے بنیادی اصول

اسلامی بینکاری کو روایتی نظام سے ممتاز کرنے والے اصول یہ ہیں:

²⁷ القزافی، احمد بن اور یس، الذخیرہ، دار الغرب الاسلامی، بیروت، 1994ء، ج 4، ص 315

²⁸ القرضاوی، یوسف، فقہ الزکاۃ، مؤسسۃ الرسالہ، بیروت، 1420ھ / 1999ء، ج 2، ص 412

²⁹ ابن باز، عبدالعزیز، مجموع فتاویٰ ومقالات متنوعہ، دار القاسم، الرياض، 1421ھ، ج 19، ص 250

³⁰ الشافعی، الام، ج 3، ص 36

³¹ ابووی، یحییٰ بن شرف، المجموع شرح المہذب، دار الفکر، بیروت، ج 14، ص 88

³² الزحیلی، محمد مصطفیٰ، الفقہ الاسلامی وادلتہ، دار الفکر، دمشق، 1426ھ / 2005ء، ج 5، ص 3989

³³ ابن قدامہ، المغنی، ج 4، ص 270

³⁴ الفوزان، صالح بن فوزان، الملخص الفقہی، دار العاصمہ، الرياض، 1423ھ / 2002ء، ج 2، ص 315

³⁵ مفتی عثمانی، اسلامی فنانس کا تعارف، مکتبہ لدھیانوی، کراچی، 2010ء، ص 85

³⁶ چیرا، محمد عمر، Interest and Islamic Banking، Herndon، 1985ء، ص 25

³⁷ محمد نجات اللہ صدیقی، اسلامی معاشیات، اقرا پبلیکیشنز، کراچی، 2008ء، ص 185

سود کی قطعی ممانعت³⁸۔

نفع اور نقصان میں شرکت³⁹۔

حقیقی معاشی سرگرمیوں سے وابستگی اور غیر شرعی اشیاء (شراب، سگریٹ وغیرہ) کی فنانسنگ سے اجتناب⁴⁰۔

اہم اسلامی مالیاتی آلات

مراہجہ: قیمت جمع منافع پر فروخت۔ شرعی جواز کے لیے ضروری ہے کہ بینک سامان کا مالک بنے اور اس کے خطرات برداشت کرے⁴¹۔ بعض فقہاء سے مکمل طور پر جائز نہیں سمجھتے⁴²۔

مشارکہ: بینک اور صارف کی مشترکہ سرمایہ کاری⁴³۔

مضاربہ: ایک فریق کا سرمایہ، دوسرے کی محنت۔ یہ بالکل جائز ہے⁴⁴۔

اجارہ: کرایہ داری، جس کی بنیاد حدیث "أَعْطُوا الْأَجِيرَ أَجْرَهُ قَبْلَ أَنْ يَحِفَّ عَرَفُهُ"⁴⁵ ہے۔

صکوک: روایتی بانڈز کا اسلامی متبادل، جس کی کئی اقسام ہیں جیسے صکوک الاجارہ اور صکوک المشارکہ⁴⁶۔

بانعہ: متنازعہ آلہ جہاں بینک بیچ کر واپس خریدتا ہے۔ اکثر فقہاء اسے حیلہ اور ناجائز سمجھتے ہیں⁴⁷۔

تنازعات اور معاصر مباحث

روایتی اور اسلامی بینکاری کے فرق پر تنقید و حمایت

ناقدین کا کہنا ہے کہ موجودہ اسلامی بینک صرف نام کے اسلامی ہیں؛ مراہجہ میں حقیقی ملکیت کا انتقال نہیں ہوتا اور تاخیر پر اضافی چارج لگایا جاتا ہے⁴⁸۔ جبکہ

حامی اسے بتدریج بہتری کی جانب سفر قرار دیتے ہیں⁴⁹۔

تاخیر سے ادائیگی کے چارج اور بیمہ کے مسائل

تاخیر سے ادائیگی پر اضافی چارج کے حوالے سے ایک فریق اسے بطور تاوان جائز سمجھتا ہے جبکہ دوسرا اسے خفیہ سود قرار دیتا ہے⁵⁰۔

مکافل (تعاونی بیمہ) کو جائز سمجھا جاتا ہے، جبکہ روایتی تجارتی بیمہ میں سود اور جوئے کے عناصر پائے جاتے ہیں⁵¹۔

³⁸ تقی عثمانی، An Introduction to Islamic Finance، ص 25

³⁹ محمد نجات اللہ صدیقی، اسلامی بینکاری، اقرابلیکیشنز، کراچی، 2005ء، ص 75

⁴⁰ تقی عثمانی، An Introduction to Islamic Finance، ص 40

⁴¹ تقی عثمانی، An Introduction to Islamic Finance، ص 125

⁴² القرضاوی، فقہ الزکاۃ، ج 2، ص 418

⁴³ محمد نجات اللہ صدیقی، اسلامی بینکاری، ص 110

⁴⁴ ابن قدامہ، المغنی، ج 5، ص 25

⁴⁵ ابن ماجہ، محمد بن یزید القزوینی، سنن ابن ماجہ، دار احیاء الکتب العربی، بیروت، کتاب الاجارات

⁴⁶ تقی عثمانی، An Introduction to Islamic Finance، ص 220

⁴⁷ نظام یحوی، فتاویٰ یحوی، ج 3، ص 145

⁴⁸ القرضاوی، فقہ الزکاۃ، ج 2، ص 420

⁴⁹ تقی عثمانی، An Introduction to Islamic Finance، ص 200

⁵⁰ نظام یحوی، فتاویٰ یحوی، ج 3، ص 165

⁵¹ الزحلی، الفقہ الاسلامی وادلہ، ج 5، ص 4035

معاصر فقہاء کے بنیادی اختلافات کا خلاصہ

مسئلہ	پہلا رجحان (محافظ)	دوسرا رجحان (اعتدال پسند)
روایتی بینکاری کا سود	صریح ربا	صریح ربا
اسلامی بینکاری کے آلات	جائز بشرطیکہ شرائط پوری ہوں	مزید اصلاح درکار
مراحمہ	جائز	مکمل جائز نہیں
بانعہ	جائز	حیلہ اور ناجائز
تاخیر سے چارج	جائز بشرط	ناجائز
تکافل بیمہ	جائز	مشکوٰۃ

جدید مسائل اور فقہی اجتہاد

ڈیجیٹل کرنسی اور کریڈٹ کارڈ جیسے مسائل پر فقہی بحث جاری ہے۔ ایک رائے ان میں سود کے پہلوؤں کی وجہ سے پرہیز کا کہتی ہے⁵²، جبکہ دوسری رائے ضرورت کے تحت محدود استعمال کی گنجائش نکالتی ہے⁵³۔ بین الاقوامی معاشی تعلقات میں بھی اسلامی مالیات کے اصولوں کے مطابق ڈھلنے کی تحقیق جاری ہے⁵⁴۔

نتائج و سفارشات

تحقیق کے اہم نتائج

سود کی حرمت پر تمام فقہاء کا اجماع ہے⁵⁵۔

جدید بینکاری کا سود صریح ربا ہے جس سے بچنا فرض ہے⁵⁶۔

اسلامی بینکاری ایک بہتر متبادل ہے لیکن اسے مکمل شرعی اصولوں پر ڈھالنے کے لیے مزید کوشش کی ضرورت ہے⁵⁷۔

سفارشات

تعلیمی: مساجد میں آگاہی، مدارس اور جامعات میں اسلامی مالیات کا نصاب شامل کیا جائے۔

عملی: حکومتی سطح پر اسلامی بینکاری کے فروغ کے اقدامات کیے جائیں اور شرعی نگرانی کو موثر بنایا جائے۔

فقہی: مسلم ممالک میں فقہی اکادمیوں کا قیام اور معاصر مسائل پر اجتماعی اجتہاد کو فروغ دیا جائے۔

بین الاقوامی: اسلامی مالیات کے لیے عالمی معیارات مرتب کیے جائیں تاکہ ہلاک چین اور مصنوعی ذہانت جیسی جدید ٹیکنالوجی کے شرعی احکام طے کیے جا

سکیں۔

⁵² نظام لیتھولی، فتاویٰ لیتھولی، ج 3، ص 195

⁵³ تقی عثمانی، An Introduction to Islamic Finance، ص 265

⁵⁴ محمد نجات اللہ صدیقی، بین الاقوامی اسلامی معاشیات، اقرا پبلیکیشنز، کراچی، 2012ء، ص 95

⁵⁵ النووی، المجموع، ج 14، ص 85

⁵⁶ محمد شفیق دیوبندی، معارف القرآن، ج 1، ص 590

⁵⁷ تقی عثمانی، An Introduction to Islamic Finance، ص 200



خاتمہ

اس تحقیقی جائزے سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ سود کی حرمت پر امت مسلمہ کا متفقہ موقف ہے۔ جدید بینکاری کا سود صریح رہا ہے، اور اسلامی بینکاری ایک حقیقی شرعی متبادل ہے جسے مزید پختہ کرنے کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو سود کے گناہ سے محفوظ رکھے اور حقیقی اسلامی معاشی نظام کے قیام کی توفیق دے۔ آمین۔